سوال

(298) نمازِ جمعہ کے تشہد میں ملنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو شخص نماز جمعہ میں تشہد میں آ کر ملا ہو، کیا اس نے جمعہ پا لیا یا وہ ظہر کی نماز پڑھے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جمہور علماء کے نزدیک جمعہ پانے کے لیے کم از کم یہ ہے کہ آدمی کو دوسری رکعت کے رکوع میں جا ملے۔ اگر انسان اللہ اکبر کہہ کر امام کو دوسری رکعت کے رکوع میں پا لے تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت اور پڑھے، یہ اعتماد کرتے ہوئے کہ اس نے رکوع میں مل کر ایک رکعت پالی ہے۔ ([1])

امام ابو حنیفہ اور ابن حزم رحمہما اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ امام کو نماز میں سلام سے پہلے پا لینا کافی ہے۔ میرے نزدیک جمہور کا قول راجح ہے۔ اس کی دلیل حجرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ:

''جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ ایک اور ملا لے۔'' (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمان میں ((من ادرک من الجمعة رکعة)) یعنی جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پالی کے الفاظ ہیں۔ دیکھیے المعجم الکبیر للطبرانی: 308/9، حدیث: 9546،9545 والسنن الکبری للبیھقی: 304/3، حدیث: 5531 ومسند ابن الجعد، ص: 290، حدیث: 1959)

ان حضرات کا استدلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہے:

ان من أدرک رکعة من الصلاة فقد أدرک الصلاة

''جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔'' (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب من درک من الصلاة رکعة، حدیث: 555 و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرک رکعة من الصلاة، حدیث: 607 وسنن ابی داود، کتاب الصلاة، ابواب الرکوع والسجود، باب فی الرجل یدرک الامام ساجدا، حدیث: 893)

یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور صحیحین میں یہ بھی آیا ہے کہ: من أدرک رکعة أدرک الصلاة" جس نے ایک رکعت پالی، اس نے نماز پالی۔'' (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب من ادرک من الصلاة رکعة، حدیث: 580 و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعة من الصلاة، حدیث: 607۔ سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ما

جاء فیمن یدرک من الجمعۃ رکعۃ، حدیث :524)

ان روایات کا مفہوم مخالف (بدلیل خطاب) یہ ہے کہ جو ایک رکعت سے کم پائے اس نے نماز نہیں پائی۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مفہوم مخالف نہیں لیتے ہیں، کیونکہ ایک دوسری حدیث کے الفاظ اس مفہوم کے خلاف ہیں۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چل دو، سکون اور وقار اختیار کرو، جلدی مت کرو، تو جو پا لو وہ پڑھ لو، اور جو رہ گئی ہو اسے پورا کر لو۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاۃ ولیاتھا بالسکینۃ والوقار، حدیث :636 و صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار و سکینۃ، حدیث :602 و سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی المشی الی المسجد، حدیث :237) فضیلۃ الشیخ کے بیان کردہ الفاظ بخاری سے ماخوذ ہیں۔)

اس حدیث میں آپ نے نماز کے پالیے جانے والے حصے کو "صلاۃ" فرمایا ہے۔ الغرض امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔

---

[1] اصحاب الحدیث کثر اللہ سواء ہم کے اکثر علماء رکوع کی رکعت کے قائل نہیں ہیں بلکہ ان کے نزدیک رکوع سے پہلے قیام اور قراءۃ فاتحہ تکمیل رکعت کے لیے ضروری ہے۔ (س ع)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 261

محدث فتویٰ